www.KitaboSunnat.com

فکرونظر

ایک نشری تقریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایمان کی تکمیل اچھے اخلاق سے ہوتی ہے

بروایت ابوداؤدؒ اور دارمیؒ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اکمل المومنین ایمانا احسنھم خُلقاً۔ یعنی کامل ترین مومن خلیق ترین شخص ہوتا ہے۔

صاحب جوامع الکلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی حقیقت تک رسائی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ایمان و اخلاق کا اصلی مفہوم ذہن نشین کیا جائے پھر ایمان و اخلاق کا باہمی رشتہ سمجھا جائے۔

چنانچہ واضح ہو کہ اصطلاح شریعت میں "ایمان" باری تعالیٰ سے تعلق کی وہ روشنی اور قوت ہے جو مومن کے قلب میں جاگزیں ہو کر اسے امن و سکون، زبان میں راستی اور وظیفۂ اعضا میں استواری ودیعت کرتی ہے گویا انسان حال و قال سے خدا کی ذات و صفات کی تصدیق بن جاتا ہے۔ اور خُلق سے مراد وہ عادات و اطوار ہیں جو انسانی اعمال کا پیش خیمہ ہوتی ہیں۔

مذکورہ تعریفوں سے دونوں کا باہمی تعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ایمان اعمالِ خیر کا سرچشمہ ہے تو اخلاق و اطوار ان کے ظہور پذیر ہونے کا وسیلہ ہیں یعنی قوتِ ایمانی جس قسم کے اعمال کا موجب بنتی ہے، اخلاق و اطوار سے اسی قسم کے سانچے مہیا ہوتے ہیں۔ گویا اخلاق و عادات کے انہی سانچوں سے ایمان کے اثرات اعمال کی صورت میں متشکل ہوتے ہیں۔

ہمارے لیے ایمانِ کامل اور خلق عظیم کی اعلیٰ ترین مثال حبیب کبریا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن کریم آپ کے بارے میں گویا ہے: انک لعلی خلق عظیم۔ یعنی آپ خلق عظیم کے مالک ہیں۔ سورۃ النور میں تمثیلی پیرایہ میں اللہ تعالیٰ نے نورِ تنزیل کے لیے مشکوٰۃ (نبوت) کے لفظ سے آپ کی مثال پیش کی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خدائی نور کے لیے خلق مجسم ہونے کی بنا پر دریچہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا جس طرح آپ کو واسطہ بنائے بغیر خدائی نور سے فیض یابی ممکن نہیں اسی طرح

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اخلاق حسنہ کو اپنائے بغیر نور ایمان کی تکمیل ممکن نہیں۔ سیرت پاک کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہے کہ آپ نے حق کی تبلیغ کیلئے خلق عظیم ہی کو اپنایا اور اسی کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ آپ نے اپنے ارشادات میں اخلاق حسنہ کو نہایت اہمیت دی ہے۔ امام غزالی کی احیاء علوم الدین سے چند ایک ارشادات ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! دین کیا ہے؟ فرمایا: اچھا خلق۔

۲۔ آپ سے سوال ہوا: کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ فرمایا، اچھا خلق۔

۳۔ نیز فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جنت میں صرف اچھے خلق والا ہی داخل ہوگا۔

مسند احمد کی ایک روایت میں تو آپ نے ایمان کی تعریف بھی اچھے اخلاق سے کی۔ آپ سے سوال ہوا ما الایمان؟ قال: السماحۃ والصبر یعنی ایمان کیا ہے؟ فرمایا: نرمی اور صبر۔

قرآن کریم میں برائی کے مقابلہ میں جیت کے لیے جن دو اخلاقی ہتھیاروں کو استعمال کرنے کا اشارہ ہے مذکورہ بالا مسند احمد کی روایت میں ان کا صراحتاً ذکر ہے۔ ارشاد ہے:

ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم۔ یعنی برائی کا دفاع اچھے اخلاق سے کیجیے۔ آپ اپنے دشمن کو بھی گہرا دوست بنا لیں گے۔

احادیث اور سیر کی کتابوں سے آپ کی نرم دلی اور صبر کے دو واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ آپ تبلیغ کے لیے طائف میں بنو ثقیف کے پاس جاتے ہیں اللہ کا پیغام سناتے ہیں لیکن جواب گالیوں اور پتھروں کی صورت میں ملتا ہے۔ زیادتی کی حد یہ ہے کہ آپ جان بچانے کے لیے بھاگتے ہیں تو کا فر غنڈہ کتے پیچھے لگا دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ نہایت تھکاوٹ اور زخمی حالت میں جبریل امین اللہ کی طرف سے یہ پیغام لے کر آتے ہیں کہ اگر خواہش ہو تو ظالموں کو وادی طائف کے دو پہاڑوں کے درمیان پیس کر ہلاک و برباد کر دیا جائے لیکن اس حالت میں بھی رحمۃ للعالمین سے یہ جواب ملتا ہے کہ اگر میری دعا سے یہ تباہ ہو سکتے ہیں تو یہی دعا میں ان کی ہدایت کے لیے کیوں نہ کروں؟ لہذا یہ دعا کی۔ اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون یعنی اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے یہ بے خبر ہیں۔

۲۔ نجد کا والی ثمامہ بن اثال مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوتا ہے تو آپ اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھنے کا حکم دیتے ہیں۔ پھر جب اس کی مزاج پرسی کے لیے اس کے پاس جاتے ہیں تو وہ گالیاں دیتا ہے۔ صحابہ کو اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے لیکن آپ صبر سے واپس چلے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں۔ تین دن یہی کچھ ہوتا ہے۔ ثمامہ نہایت گستاخی کرتا ہے اس خیال سے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر ہی دیں گے میں کیوں نہ اپنی بھڑاس نکال لوں۔ لیکن اس کی امید کے برعکس خلق مجسم اسے رہا کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔ رہائی کے تھوڑی دیر بعد ثمامہ واپس آن کر اسلام قبول کر لیتا ہے کہ آپ نے مجھے ظاہری طور پر تو آزاد کر دیا ہے لیکن اندر قفل ڈال دیئے ہیں۔ یہ ہے خلق عظیم کا ثمرہ! افسوس آج اسلام کو تلوار سے پھیلانے کا طعن دینے والے اسلامی تبلیغ کے ایسے واقعات کو بھی سامنے رکھیں تو انہیں معلوم ہو کہ اسلام تو ایمان کی تکمیل کا راستہ صرف اخلاق حسنہ کو ہی قرار دیتا ہے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

مدیر اعلیٰ نے یہ تقریر ۱۹ مارچ ۱۹۷۴ء کو ریڈیو پاکستان سے کی

مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے ارتقائی مدارج

اُن کی اپنی اور اُن کے صاحبزادے کی تحریروں کی روشنی میں

درج ذیل سطور میں ہم مرزا صاحب کی نبوت کے ارتقائی مدارج درج کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ ارتقائی مدارج خود منہاج نبوت کی شان کے خلاف ہیں لیکن مرزا صاحب ایک مبلغ سے مناظر، مناظر سے مصنف اور مصنف سے واعظ کی حیثیت میں متعارف ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے محدث کا روپ دھارا۔ پھر مجدد کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور بالآخر نبوت کا دعویٰ کر ڈالا۔

| مدارج | ۱۔ "جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے

نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے۔ وہ ایک امت بنائے جو اس کو نبی سمجھتی ہو اور اس کی کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ صفحہ ۳۴۴)

"...... آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا۔"

"مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں۔ ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔"

"اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔"

۲۔ مرزا صاحب بطور محدث | یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ اگر خدا سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے۔"

۳۔ تکمیل نبوت | مرزا صاحب کا ارشاد ہے کہ "میں جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقۃ الوحی ۲۱۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ